قربانی
(فضائل ومسائل)
مولانا محمد یوسف رضا قادری
M.U.F.
مسلم یونیٹی فاؤنڈیشن

قربانی

(فضائل و مسائل)

مولانا محمد یوسف رضا قادری

بانی ایم. یو. ایف.، بھیونڈی • رکن جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی

ناشر

M.U.F. مسلم یونیٹی فاؤنڈیشن

۱۳۶/ سلیمان بلڈنگ، امام احمد رضا روڈ، کوٹر گیٹ، بھیونڈی

Mob.: 9822088370 / 9960566736

کلک آرٹ، سلیمان بلڈنگ، کوٹر گیٹ، بھیونڈی - 9822088370

پیش لفظ

الحمدلله وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کئی سال پہلے میں نے روزے کے فضائل ومسائل پر مشتمل ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا تھا۔جس میں ''بہار شریعت'' ہی کے سارے مسائل تھے لیکن میں نے اس میں لفظوں کی تبدیلی سے تسہیل پیدا کردی تھی۔ تاکہ عوام الناس کو سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ ہو۔ بہار شریعت چونکہ پون صدی قبل لکھی گئی ہے اس لئے مصنف علیہ الرحمہ نے اس میں اسی دور کی اردو استعمال فرمائی ہے جو آج کی اردو سے کچھ مختلف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دور ہٰذا کے لوگوں کے لئے اُس دور کی اردو اور جملوں کی بندش اور املے کا سمجھنا تھوڑی دشواری پیدا کرتا ہے۔

لہذا میں نے روزے سے متعلق اپنے رسالے میں اکثر مسائل میں جملوں کی بندش بدل دی تھی تاکہ مسائل آسانی سے ذہن کی سطح پر واضح ہوسکیں۔ نیز بہار شریعت میں موضوع سے متعلق جو حدیثیں بیان کی جاتی ہیں اس میں متن حدیث کے ساتھ ساتھ سند حدیث وغیرہ بھی ذکر کی جاتی ہیں۔تو میں نے سند وغیرہ کو چھوڑ کر صرف متن حدیث کو نقل کرنے پر اکتفا کیا کہ سند وغیرہ کی بحث عوام کے فہم سے بالاتر ہے۔البتہ حدیث کے اختتام پر قوس میں حوالہ لکھ دیا گیا کہ حدیث مذکور کس کتاب میں ہے۔

بہر حال احباب نے اس کتاب کو بہت پسند کیا اور پھر اصرار کیا کہ حج، زکوٰۃ، نماز اور قربانی وغیرہ سے متعلق بھی میں اسی طرز کے رسالے ترتیب دوں۔ چناچہ قربانی کے مسائل پر مشتمل یہ رسالہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اس میں مذکور تمام مسائل بہار شریعت ہی سے ماخوذ ہیں مگر لفظوں کی تبدیلی کے ساتھ جس کی مصلحت میں نے بیان کردی۔ مجھے امید ہے کہ تسہیل کی جو کوشش میں نے کی ہے اس سے آپ کو مسائل کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں پیش آئے گی۔ قربانی کے جتنے اہم مسائل تھے سب کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ البتہ وہ مسائل جو نادر الوقوع ہیں انہیں ترک کردیا گیا۔

تصحیح کا کام بھی معتبر علماء سے کروایا گیا۔لیکن پھر بھی انسان کے کام میں غلطی کے امکانات بہر حال باقی رہتے ہیں۔لہذا اصحاب علم سے گذارش ہے کہ اگر کتابت وغیرہ کی کوئی غلطی پائیں تو ہمیں متنبہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔

فقط

یوسف رضا

نوٹ : قربانی کے مسائل پر مشتمل یہ کتاب رضا اکیڈمی کی ویب سائٹ پر بھی آپ پڑھ سکتے ہیں۔ ہمارے ویب سائٹ کا پتہ ہے۔

www.razaacademy.com

تقریظ

حضرت علامہ مولانا **صاحب حسین** صاحب قبلہ

عزیزم مکرم الحاج مولانا محمد یوسف رضا صاحب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فضائل ومسائل قربانی کے نام سے آپ کی مرتب کردہ کتاب کا مطالعہ کیا۔ الحمدللہ! مسائل صحیحہ محققہ پر مشتمل پایا۔

اللہ تعالی! ہمیں مسائل شرعیہ پر عمل کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

فقط والسلام

صاحب حسین غفرلہ

سنی جامع مسجد کوٹر گیٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ﷺ

قربانی کے فضائل

(احادیث سے)

الحدیث: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوم النحر (۱۰/ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل اللہ تعالی کے نزدیک خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنی سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئے گا۔ اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے۔ لہذا اس کو خوش دلی سے کرو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

الحدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے خوش دلی سے اور ثواب کا طالب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (یعنی روک) ہو جائے گی۔ (طبرانی)

الحدیث: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو روپیہ عید کے دن خرچ کیا گیا اس سے زیادہ اور کوئی روپیہ پیارا نہیں۔ (طبرانی)

الحدیث نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنے کی وسعت رکھتا ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ)

الحدیث: صحابہ کرام نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے، فرمایا کہ ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (ابن ماجہ)

الحدیث: حضور سید عالم ﷺ نے (عید اضحیٰ کے دن) فرمایا کہ سب سے پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے، جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت کو پا لیا، اور جس نے پہلے ذبح کر لیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کر لیا۔ قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ حضرت ابو بردا رضی اللہ عنہ غریبوں کے خیال سے پہلے ذبح کر چکے تھے، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بکری کا چھ ماہ کا ایک بچہ ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے ذبح کر لو مگر تمہارے علاوہ کسی اور کے لئے چھ ماہ کا بچہ کفایت نہیں کرے گا۔ (صحیح بخاری)

الحدیث: ایک صحابی رسول نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو دیکھا کہ وہ دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا یہ کیا؟ تو حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کروں۔ لہذا میں حضور ﷺ کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔ (ترمذی)

الحدیث: نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اور اس دن کو اللہ تعالی نے میری امت کے لئے عید

بنایا، ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایک منیحہ اے کے سوا کوئی جانور نہیں تو کیا اسی کی قربانی کردوں، فرمایا نہیں۔ ہاں تم اپنے بال، ناخن اور مونچھیں ترشواؤ اور موئے زیر ناف صاف کرو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی۔(ابوداؤد، نسائی)

اے: منیحہ اس جانور کو کہتے ہیں جو دوسرے نے اسے اس لئے دیا ہے کہ کچھ دنوں اس کے دودھ وغیرہ سے فائدہ اٹھائے پھر مالک کو واپس کردے۔ لہذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی قربانی سے منع فرمادیا۔

الحدیث: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور قربانی کرنے کا اس کا ارادہ ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔(مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

الحدیث: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔(طبرانی)

الحدیث: رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑ کا جذع (یعنی چھ مہینہ کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

الحدیث: رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہ افضل قربانی وہ ہے جو قیمت کے اعتبار سے اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔

الحدیث: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔(طبرانی)

الحدیث: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار قسم کے جانور قربانی کے لئے درست نہیں ہیں۔(۱) کانا: جس کا کانا پن ظاہر ہو۔(۲) بیمار: جس کی بیماری ظاہر ہو۔(۳) لنگڑا: جس کا لنگ ظاہر ہو۔(۴) لاغر: جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

الحدیث: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔(ابن ماجہ)

الحدیث: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لو اور اس کی قربانی نہ کرو جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو، اور نہ اس کی جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو اور نہ اس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔

الحدیث: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدگاہ میں نحر وذبح فرماتے تھے۔

قربانی کے مسائل

قربانی کے شرائط: (یعنی قربانی کس پر واجب ہے)

● اسلام ● اقامت ● حریت ● بلوغ ● مالک نصاب ہونا ● شہر میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز عید ہو جائے

● **اسلام:** یعنی قربانی صرف مسلمانوں پر واجب ہے۔

● **اقامت:**

یعنی مقیم ہونا۔ جو شخص قربانی کے ایام میں حالت سفر میں ہو اس پر قربانی واجب نہیں ہوتی اگر چہ دوسرے شرائط پائے جائیں۔ ہاں اگر مسافر ایام قربانی ہی میں مقیم ہو جائے۔ مثلاً ایک شخص ۱۰/اور ۱۱/ذی الحجہ کو مسافر تھا مگر ۱۲/کو سورج ڈوبنے سے پہلے مقیم ہو گیا تو اب اس پر قربانی واجب ہو جائے گی اگر دوسرے شرائط پائے جاتے ہوں تو۔

مسئلہ: مسافر پر قربانی واجب تو نہیں ہے مگر نفل کے طور پر کر سکتا ہے۔

● **حریت:**

یعنی آزاد ہونا، گذشتہ ادوار میں جب غلامی کا رواج تھا اس وقت غلاموں کے سلسلے میں اسلام کا یہ اصول تھا کہ غلاموں پر کوئی مالی عبادت لازمی نہیں تھی۔ لہذا قربانی بھی غلاموں پر واجب نہیں تھی۔

● **بلوغ:**

یعنی بالغ ہونا، اس میں مرد و عورت کی تفریق نہیں ہے۔ بالغ مرد اور عورت دونوں پر واجب ہے اگر دوسرے شرائط پائے جائیں۔

مسئلہ: نابالغ کے سلسلے میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے مگر فتوی اس پر ہے کہ نابالغ پر واجب نہیں۔

● **مالک نصاب ہونا:**

یعنی جو شخص حاجت اصلیہ کے علاوہ ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی کا مالک ہو یا اس کے پاس اتنی رقم ہو جس سے ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکے تو وہ مالک نصاب ہے اور اس پر قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: حاجت اصلیہ سے مراد رہنے کا مکان، خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری (یعنی کار، اسکوٹر وغیرہ) پہننے کے کپڑے وغیرہ ہیں۔ اس کے علاوہ جو چیزیں حاجت سے زائد ہوں گی اور اس کی قیمت (Value) اتنی ہو کہ اسے بیچ کر ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہے تو وہ شخص صاحب نصاب ہے اور اس پر قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: ویڈیو (Video)، ٹی۔وی (T.V.)، وی۔سی۔آر (V.C.R.)، وغیرہ حاجت اصلیہ میں شامل نہیں۔ لہذا اگر ان کی قیمت اتنی ہو کہ انہیں بیچ کر ساڑھے باون تولہ چاندی خریدی جا سکتی ہے تو قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص صاحب نصاب تو ہے مگر اس پر قرض ہے تو اس کا قرض نصاب میں سے وضع (Minus) کیا جائے گا۔ اگر وضع کرنے کے بعد نصاب باقی رہے تو قربانی واجب ہے اور اگر نہیں باقی رہتی تو واجب نہیں۔

مسئلہ: مالک نصاب نے قربانی کے لئے بکری خریدی تھی اور پھر وہ گم ہو گئی اور اب اس شخص کا نصاب کم ہو گیا اور

قربانی کے دن آئے تو اس پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ: شرائط کا پورے وقت میں پایا جانا ضروری نہیں ہے بلکہ قربانی کے تین دن ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے ۱۲ ویں کے غروب آفتاب تک ہے۔ یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ۔ لہذا اگر کوئی شخص ۱۰ اور ۱۱ کو صاحب نصاب نہ تھا مگر ۱۲ کو سورج غروب ہونے سے قبل اس کے پاس مال آ گیا اور وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس پر قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: یہاں نصاب سے وہی مراد ہے جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے وہ مراد نہیں ہے جس سے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

مسئلہ: صاحب نصاب ہی پر زکوٰۃ بھی واجب ہوتی ہے اور قربانی بھی مگر زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ مال پر سال گذرے اور قربانی کے لئے یہ شرط نہیں ہے بلکہ اگر کوئی شخص قربانی کے تین دنوں میں کبھی بھی صاحب نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

● نماز عید کے بعد قربانی:

شہر میں قربانی کی جائے تو ایک شرط یہ بھی ہے کہ نماز عید ہو جانے کے بعد قربانی ہو۔ نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: اگر شہر میں متعدد جگہ عید کی نماز ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو جانے کے بعد قربانی جائز ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جب عید گاہ میں نماز ہو جائے تب قربانی کی جائے بلکہ کسی بھی مسجد میں ہو گئی تو کافی ہے۔

مسئلہ: نماز عید کے بعد بہتر یہ ہے کہ خطبہ ہو جائے پھر قربانی کی جائے خطبہ سے پہلے بھی ہوسکتی ہے مگر خطبہ سے پہلے کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: دسویں کو اگر کسی وجہ سے نماز عید نہ ہوئی تو قربانی کے لئے ضروری ہے کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے، یعنی زوال کا وقت شروع ہو جائے۔ اس سے پہلے نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: امام ابھی نماز ہی میں ہے اور اس نے ایک طرف سلام نہیں پھیرا کہ کسی نے ذبح کر دیا تو قربانی نہیں ہوئی لیکن اگر ایک طرف پھیر لیا اور دوسری طرف نہیں پھیرا تھا کہ کسی نے ذبح کیا تو ہو گئی۔

قربانی کے دیگر مسائل

مسئلہ: قربانی واجب ہونے کا سبب وقت ہے جب وہ وقت آیا اور شرائط پائے گئے تو قربانی واجب ہے۔

مسئلہ: بالغ کی طرف سے اگر قربانی کرنا چاہتا ہے تو پہلے اس سے اجازت حاصل کر لے۔ بغیر اس کی اجازت سے اگر کر دی تو اس کی طرف سے واجب ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ: قربانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ذمہ جو قربانی واجب ہے کر لینے سے بری الذمہ ہو گیا اور اچھی نیت سے کی

ہے اور ریا یعنی دکھاوا وغیرہ کی مداخلت نہیں ہے تو اللہ کے فضل سے امید ہے کہ آخرت میں اس کا ثواب ملے گا۔
مسئلہ: ۱۰/ذی الحجہ کو ہی قربانی کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ ۱۱/اور ۱۲/کو بھی کرسکتا ہے۔ مگر ۱۰/تاریخ سب سے افضل ہے پھر ۱۱/اور پھر ۱۲/مگر ۱۲/ویں تاریخ کا درجہ سب میں کم ہے۔
مسئلہ: اگر کسی پر قربانی واجب تھی اور اس نے ۱۰/اور ۱۱/کو نہیں کی اور ۱۲/کو سورج ڈوبنے سے پہلے شرائط مفقود ہوگئے، یعنی غریب ہوگیا یا مسافر ہوگیا تو اب واجب نہ رہی۔
مسئلہ: قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی۔ مثلاً بجائے قربانی کے اس نے بکری یا اس کی قیمت صدقہ کردی یہ نا کافی ہے۔
مسئلہ: قربانی میں نیابت ہوسکتی ہے۔ یعنی خود کرنا ضروری نہیں بلکہ دوسرے کو اجازت دے دی اور اس نے کردی یہ ہوسکتا ہے۔
مسئلہ: قربانی واجب ہونے کی صورت میں بکری یا دنبہ یا بھیڑ ذبح کرنا یا اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ واجب ہے۔ ساتویں حصہ سے کم نہیں ہوسکتا۔
مسئلہ: قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن اور دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں۔ اور ۱۱/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ تک ان دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔
مسئلہ: دسویں کے بعد کی دونوں راتیں ایام نحر میں داخل ہیں۔ ان میں بھی قربانی ہوسکتی ہے مگر رات میں ذبح کرنا مکروہ ہے۔
مسئلہ: قربانی واجب تھی اور کسی نے نہیں کی اور ایام نحر گذر گئے تو اب قربانی فوت ہوگئی اور اب اس پر واجب ہے کہ وہ جانور صدقہ کرے یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔
مسئلہ: کسی نے سال گذشتہ قربانی واجب ہونے کے باوجود نہیں کی تھی اور امسال وہ چاہتا ہے کہ سال گذشتہ کی قربانی کرے تو ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ اب بھی ضروری ہے کہ جانور یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

قربانی کے جانور کا بیان

قربانی کے جانور تین قسم کے ہیں۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری۔
مسئلہ: ان تینوں جانوروں میں اس کی جتنی نوعیں ہیں سب داخل ہیں، نر ہو یا مادہ، خصی ہو یا غیر خصی سب کا ایک حکم ہے۔ یعنی سب کی قربانی ہوسکتی ہے۔
مسئلہ: گائے میں بھینس کا بھی شمار ہے۔ اور اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔
مسئلہ: بکری میں بھیڑ اور دنبہ بھی شامل ہے اس کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔
مسئلہ: قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیئے۔

- اونٹ: 5 سال
- گائے، بیل، وغیرہ: 2 سال
- بکری، بکرا، دنبہ، بھیڑ وغیرہ: 1 سال

اگر اس سے کم عمر کے ہوں تو قربانی جائز نہیں ہے۔ زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔

مسئلہ: دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

جانور کے شرائط

مذکورہ عمر کے علاوہ جانور کا عیوب سے خالی ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر تھوڑا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی۔ اور زیادہ ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مسئلہ: جس جانور کا سینگ پیدائشی طور پر نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے لیکن اگر سینگ تھے اور ٹوٹ گیا اور مینگ تک ٹوٹا ہے تو ناجائز ہے اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔

مسئلہ: جس جانور میں جنون ہو اور اس حد تک ہو کہ وہ جانور چرتا بھی نہیں تو اس کی قربانی ناجائز ہے۔ اور اگر اس حد کا نہیں ہے تو جائز ہے۔

مسئلہ: خصی یعنی جس کے خصیے نکال لیے گئے ہوں۔ یا مجبوب یعنی جس کے خصیے یا عضوئے تناسل سب کاٹ لیے گئے ہوں ان کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: اتنا بوڑھا جانور کہ بچے کے قابل نہ رہا یا داغا ہوا جانور یا جس کا دودھ نہ اترتا ہو ان سب کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: خارش زدہ جانور کی قربانی جائز ہے جب کہ فربہ ہو اور اگر ایسا لاغر ہو کہ اس کی ہڈی میں مغز نہ ہو تو قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ: بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔

مسئلہ: اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: وہ کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو اس کی بھی قربانی ناجائز ہے۔

مسئلہ: اتنا لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ: اتنا لنگڑا جانور جو قربان گاہ تک اپنے پاؤں سے چل کر نہ جا سکے اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

مسئلہ: اتنا بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: جس جانور کے کان کٹے ہوں یا دم کٹی ہو یا چکی (گھٹنے کی ہڈی) کٹے ہوں یعنی وہ عضو تہائی (One third) سے زیادہ کٹا ہو ان سب کی قربانی ناجائز ہے۔

مسئلہ: اگر کان یا دم یا چکی ایک تہائی یا اس سے کم کٹی ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ: جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں، ہاں اگر کان چھوٹے ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ: جس کے دانت نہ ہوں اس کی بھی قربانی جائز نہیں ہے۔

وضاحت: دانت نہ ہونے کی بنیاد پر قربانی ناجائز ہونے کا جو حکم ہے، یہ اس صورت میں ہے کہ کسی بیماری سے جانور کے دانت گر گئے ہوں، اگر پیدائشی طور پر دانت نہ ہوں تو قربانی جائز ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ص ۴۵۹)

مسئلہ: جس کے تھن کٹے ہوں یا تھن خشک ہوں تو اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔ بکری میں ایک تھن خشک ہونا ناجائز ہونے کے لئے کافی ہے۔ اور گائے بیل میں دو خشک ہوں تو ناجائز ہے۔

مسئلہ: جس کی ناک کٹی ہو یا علاج کے ذریعے اس کا دودھ خشک کر دیا گیا ہو اس کی بھی قربانی ناجائز ہے۔

مسئلہ: جلاّلہ جو صرف غلیظ کھاتا ہو اس کی بھی قربانی ناجائز ہے

مسئلہ: دنبہ یا بھیڑ کی اون کاٹ لی گئی ہو تو اس کی قربانی جائز ہے اور جس جانور کا ایک پاؤں کاٹ لیا گیا ہو اس کی قربانی ناجائز ہے۔

مسئلہ: جانور کو جس وقت خریدا تھا اس وقت اس میں ایسا عیب نہ تھا جس کی وجہ سے قربانی ناجائز ہوتی مگر بعد میں وہ عیب پیدا ہو گیا۔ تو اس کی دو صورت ہے۔ اگر خریدنے والا مالک نصاب ہے تو دوسرا جانور خرید کر اس کی قربانی کرے اور دوسری صورت یہ کہ اگر مالک نصاب نہیں رہا تو اسی جانور کی کرے۔

مسئلہ: قربانی کرتے وقت جانور اچھلا کودا جس کی وجہ سے عیب پیدا ہو گیا تو یہ عیب کچھ مضر نہیں۔ قربانی ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں اگر جانور بھاگ جائے اور پھر پکڑ کر لایا گیا اور ذبح کیا گیا جب بھی قربانی ہو جائے گی۔

شرکت کے مسائل

گائے، بیل اور اونٹ میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں یعنی ہر ایک حصہ سے ایک شخص وجوب سے بری الذمہ ہو سکتا ہے۔

مسئلہ: جب قربانی شرکت میں ہو یعنی ایک جانور میں کئی لوگ شریک ہوں تو قربانی صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کہ ہر شریک کی نیت تقرب (یعنی ثواب حاصل کرنا) ہو، اگر کسی ایک کی بھی نیت صرف گوشت حاصل کرنے کی ہو اور باقی لوگوں کی تقرب کی ہو تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔ نیز ہر شریک کا سنی صحیح العقیدہ ہونا بھی شرط ہے اگر ایک بھی بدمذہب (خوجہ، بوہرہ، شیعہ، وہابی، رافضی، دیوبندی، مودودوی وغیرہ) شریک ہو جائے تو بھی کسی کی طرف سے قربانی نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قربانی کے سب شرکاء کی نیت تقرب ہو اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی کا ارادہ فقط گوشت حاصل کرنا نہ ہو البتہ یہ

ضروری نہیں کہ وہ تقرب ایک ہی قسم کا ہو مثلاً سب قربانی ہی کرنا چاہتے ہیں بلکہ اگر مختلف قسم کے تقرب ہو، وہ تقرب سب پر واجب ہو یا کسی پر واجب ہو اور کسی پر نہ ہو ہر صورت میں قربانی جائز ہے۔ مثلاً حج میں جن غلطیوں سے دم واجب ہوتا ہے ان سب کے ساتھ قربانی کی شرکت ہو سکتی ہے۔

مسئلہ: قربانی اور عقیقہ کی بھی شرکت ہو سکتی ہے یعنی ایک جانور میں اگر کچھ لوگ قربانی کی نیت سے شریک ہوں اور کچھ عقیقہ کی نیت سے تو یہ بھی درست ہے کہ عقیقہ بھی تقرب ہی کی ایک صورت ہے۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور خوب فربہ اور خوبصورت اور بڑا ہو اور اگر چھوٹے جانور کی قربانی کرنی ہو تو بہتر سینگ والا مینڈھا چت کبرا ہو جس کے خصیے کوٹ کر خصی کر دیا گیا ہو کہ حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے مینڈھے کی قربانی کی ہے۔

مسئلہ: ذبح کرنے سے پہلے چھوری کو تیز کر لیا جائے اور ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اور اس کے تمام اعضاء سے روح نہ نکل جائے اس وقت تک ہاتھ پاؤں نہ کاٹے اور چمڑا نہ اتارے۔

مسئلہ: اگر اچھی طرح قربانی کرنا جانتا ہے تو بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے۔ اور اگر اچھی طرح قربانی کرنا نہیں جانتا تو دوسرے کو حکم دے سکتا ہے، مگر ایسی صورت میں بھی بہتر یہ ہے کہ قربانی کے وقت وہاں حاضر رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا کہ کھڑی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرے میں گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی جو اس وقت وہاں موجود تھے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ آپ کی آل کے لئے خاص ہے یا عام مسلمین کے لئے بھی ہے۔ فرمایا کہ میری آل کے لئے خاص بھی ہے اور تمام مسلمین کے لئے عام بھی ہے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی دے سکتا ہے اور کھلا سکتا ہے چاہے کھانے والے غنی ہوں یا فقیر، بلکہ قربانی کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ اس میں سے کچھ کھا لے۔

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے، ایک حصہ فقراء کو دے دے اور ایک حصہ دوست احباب کو کھلائے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھ لے۔ لیکن اگر کوئی شخص کل گھر ہی میں رکھ لے تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: تین دن سے زائد اپنے گھر والوں کے کھانے کے لئے رکھ لینا بھی جائز ہے اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے۔ بلکہ اس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور وہ صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں کے لئے ہی رکھ چھوڑے۔

مسئلہ: قربانی کا گوشت کافر کو نہ دیں کہ ہندستان کے کفار حربی ہیں۔

مسئلہ: میت کی طرف سے قربانی کی تو اس کے گوشت کا بھی وہی حکم ہے کہ خود کھائے اور دوست واحباب کو کھلائے یہ ضروری نہیں ہے کہ سارا گوشت فقیروں ہی کو دے۔

مسئلہ: قربانی کا چمڑا اور اس کی جھول اور رسی اور اس کے گلے کا ہار ان سب چیزوں کو صدقہ کر دے۔

مسئلہ: قربانی کے چمڑے کوخود بھی اپنے کام میں لاسکتا ہے یعنی اس کو باقی رکھتے ہوئے اپنے کسی کام میں بھی لاسکتا ہے مثلاً اس کی جاء نماز بنائے، تھیلی، مشکیزہ، ڈول، وغیرہ بنائیں یا کتابوں کی جلدوں میں لگائے یہ سب کرسکتا ہے۔

مسئلہ: قربانی کی کھال کو اگر فروخت کر دیا مگر اس لئے نہیں کیا کہ اس کو اپنی ذات پر یا بال بچوں پر صرف کرے گا بلکہ اس لئے کیا کہ اسے صدقہ کرے گا تو جائز ہے۔ جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کھال مدارس دینیہ میں دیا کرتے ہیں اور کبھی کھال بھیجنے میں دقت ہوتی ہے تو اسے فروخت کر کے اس کی قیمت بھیجی جاتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے اگر قربانی کی تو سب کی قربانیاں ہوجائیں گی اور گھر کے بالغ افراد کے طرف سے کی اور سب نے کہہ دیا ہے تو سب کی طرف سے صحیح ہے اور اگر انہوں نے کہا نہیں ہے یا بعض نے کہا ہے اور بعض نے نہیں کہا تو کسی کی قربانی نہیں ہوئی۔

مسئلہ: قربانی کے لئے گائے خریدی پھر اس میں چھ شخصوں کو شریک کر لیا تو سب کی قربانی ہوجائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر خریدنے ہی کے وقت اس کا یہ ارادہ تھا کہ اس میں دوسروں کو شریک کروں گا تو مکروہ نہیں۔

مسئلہ اگر کسی نے ایک سے زیادہ قربانی کی تو سب قربانیاں جائز ہیں ایک واجب ہوگی باقی سب نفل۔

ذبح کا بیان

الحدیث: حضرت مولی علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہے فرمایا کہ نہیں مگر صرف وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں۔ پھر میان میں سے ایک پرچہ نکالا جس میں یہ تھا کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے۔۔۔۔۔ الخ (صحیح مسلم)

الحدیث: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سید عالم ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چُھری نہیں ہے، کیا ہم کھپچی سے ذبح کر سکتے ہیں۔ فرمایا کہ جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ اسے کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

الحدیث: نبی کریم ﷺ نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور پھر وہ مرجائے۔ (ترمذی)

الحدیث: صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ انہوں نے اللہ کا نام ذکر کیا ہے یا نہیں فرمایا کہ تم بسم اللہ کہو اور کھاؤ۔ یعنی کسی مسلمان کے ذبیحے میں اس قسم کے احتمالات نہ کیے جائیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے، لہذا قتل کرو تو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو۔ (یعنی بے سبب اس کو ایذا نہ پہنچاؤ) اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی خوبی کرو اور اپنی چھری کو تیز کر دو اور ذبیحے کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

مسئلہ : گلے میں چند رگیں ہیں ان کے کاٹنے کو ذبح کہتے ہیں اور جس جانور کو ذبح کیا جائے اسے ذبیحہ کہتے ہیں۔
مسئلہ : جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں۔ پہلی حلقوم: یہ وہ جس میں سانس آتی جاتی ہے۔ دوسری مری: اس سے کھانا پانی اترتا ہے، اور ان کے دائیں بائیں دو رگیں اور ہیں جس میں خون کی روانی ہوتی ہے ان کو ودجین کہتے ہیں۔

مسئلہ : ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا کہ اکثر کے لئے وہی حکم ہے جو کل کے لئے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ کٹ جائے تو بھی حلال ہو جائے گا، لیکن اگر آدھی آدھی رگ کٹ گئی اور آدھی باقی ہے تو حلال نہیں۔
مسئلہ : ذبح سے جانور حلال ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں۔ (۱) ذبح کرنے والا عاقل ہو۔ یعنی مجنون یا اتنا چھوٹا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ جائز نہیں، ہاں اگر چھوٹا بچہ ذبح کو سمجھتا ہو اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ (۲) ذبح کرنے والا مسلمان سنی صحیح العقیدہ ہو۔ (۳) اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ذبح کرنا۔ ذبح کرنے کے وقت اللہ تعالی کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کرے جانور حلال ہو جائے گا۔ لفظ اللہ ہی زبان سے کہنا ضروری نہیں۔
مسئلہ : تنہا اللہ تعالی کا نام ذکر کرے یا صفت بھی ذکر کرے دونوں صورت میں جانور حلال ہو جاتا ہے۔ (۴) خود ذبح کرنے والا اللہ تعالی کا نام اپنی زبان سے کہے اگر ذبح کرنے والا خاموش رہا اور دوسروں نے نام لیا اور ذبح کرنے والے کو یاد بھی تھا بھولا نہ تھا تو جانور حرام ہو جائے گا۔ (۵) نام الہی لینے سے ذبح پر نام لینا مقصود ہونا چاہیئے، اگر کسی دوسرے مقصد کے لئے بسم اللہ پڑھی اور ذبح کر دیا اور اس پر بسم اللہ پڑھنا مقصود نہیں ہے تو جانور حلال نہ ہوا ۔ مثلاً چھینک آئی اس پر الحمد للہ کہا اور جانور ذبح کر دیا اس پر نام الہی ذکر کرنا مقصود نہ تھا بلکہ چھینک پر مقصود تھا تو ایسی صورت میں جانور حلال نہ ہوا۔
مسئلہ : مستحب یہ ہے کہ جانور کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کر لیں اور لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے یونہی جانور کو پاؤں پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مذبح کو لے جانا بھی مکروہ ہے۔
مسئلہ : اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یا سر کٹ کر جدا ہو جائے مکروہ ہے۔ عموماً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ذبح کے وقت جانور کا سر دھڑ سے جدا ہو جائے تو جانور حرام ہو جائے گا یہ غلط اور بے بنیاد ہے۔
مسئلہ : ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا وجہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے۔ مثلاً جانور میں حیات ابھی باقی ہے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنا اس کے اعضاء کاٹنا یا ذبح سے پہلے اس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا، یونہی جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔
مسئلہ : سنت یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت جانور کا منہ قبلہ کو کیا جائے اور ایسا نہ کرنا مکروہ ہے۔
مسئلہ : ذبح کرنے میں اگر قصداً کسی نے بسم اللہ نہ کہی تو جانور حرام ہو جائے گا۔
مسئلہ : اگر کوئی شخص ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو ایسی صورت میں حلال ہے۔

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ یعنی بسم اللہ اور اللہ اکبر کے درمیان واؤ نہ لائے اور اگر بسم اللہ واللہ اکبر کہا تو بھی جانور حلال ہوگا مگر بعض علماء اس طرح کہنے کو مکروہ بتاتے ہیں۔

مسئلہ: خود ذبح کرنے والے کو بسم اللہ کہنا ضروری ہے، دوسرے کا کہنا اس کے کہنے کے قائم مقام نہیں ہوگا۔ یعنی دوسرے کے بسم اللہ پڑھنے پر جانور حلال نہ ہوگا جبکہ ذابح نے قصداً ترک نہ کیا ہے۔

مسئلہ: اگر دو شخصوں نے مل کر ذبح کیا تو دونوں کا بسم اللہ کہنا ضروری ہے اگر ایک نے بھی قصداً ترک کیا تو جانور حرام ہوجائے گا۔

مسئلہ: بسم اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان طویل فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے اور مجلس نہیں بدلنی چاہیئے۔ اگر مجلس بدل گئی اور عمل کثیر پایا گیا تو جانور حلال نہ ہوگا۔

مسئلہ: بسم اللہ کہنے اور ذبح کرنے کے درمیان ایک لقمہ کھایا، یا ذرا سا پانی پیا، یا چھری تیز کی تو یہ عمل قلیل ہے ایسی صورت میں جانور حلال ہے۔

مسئلہ: گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا اگر وہ زندہ ہے تو ذبح کر دیا جائے حلال ہوجائے گا اور مرا ہوا ہے تو حرام ہے۔

مسئلہ: جانور کو دن میں ذبح کرنا بہتر ہے اور مستحب یہ کہ ذبح سے پہلے چھری تیز کرلے۔ کند چھری یا ایسی چیزوں سے ذبح کرنے سے بچنا چاہیئے جس سے جانور کو تکلیف پہنچے۔

عقیقہ کے فضائل

(احادیث سے)

الحدیث: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت کو دور کرو یعنی اس کا سر منڈا دو۔ (صحیح بخاری)

الحدیث: حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ سے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

الحدیث: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے۔ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور سر منڈایا جائے۔ گروی ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اس سے پورا نفع نہ حاصل ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے اس کا یہ مفہوم بیان کیا کہ بچے کی سلامتی اور اس کی نشونما اور اس میں اچھے اوصاف کا ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

الحدیث: نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور فرمایا کہ اے فاطمہ! اس کا سر منڈا دو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو، ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔

(ابوداؤد)

الحدیث: حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں ہم میں سے جب کسی کے یہاں بچہ پیدا ہوتا تو وہ بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچے کے سر پر پونچھ دیتا۔ اب جبکہ اسلام آیا تو ساتویں دن ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور اس کا سر منڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

مسئلہ: عقیقہ کے لئے ساتواں دن بہتر ہے اور ساتویں دن نہ کر سکیں تو جب چاہیں کر سکتے ہیں سنت ادا ہو جائے گی اور بعض نے یہ کہا کہ ساتویں دن یا چودہویں دن یا اکیسویں دن یا سات دن کا لحاظ رکھا جائے یہ بہتر ہے اور یاد نہ رہے تو یہ کرے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا اس دن کو یاد رکھیں اس سے ایک دن پہلے والا دن جو آئے وہ ساتواں ہوگا۔

مسئلہ: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح کی جائے یعنی لڑکے میں نر جانور اور لڑکی میں مادہ مناسب ہے۔ اور لڑکے عقیقہ کے میں بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ میں بکرا ذبح کیا تو بھی حرج نہیں۔

مسئلہ: گائے کی قربانی ہوئی اس میں عقیقہ کی شرکت ہو سکتی ہے اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ لڑکے کے لئے دو حصہ اور لڑکی کے لئے ایک حصہ۔

مسئلہ: بچے کا سر مونڈنے کے بعد سر پر زعفران پیس کر لگا دینا بہتر ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کا جانور انہی شرائط کے ساتھ ہونا چاہیئے جیسا قربانی کے ساتھ ہوتا ہے۔

مسئلہ: عقیقہ کا گوشت فقراء اور دوست واحباب کو کچا تقسیم کر دیا جائے یا پکا کر دیا جائے یا ان کو بطورِ ضیافت پکا کر کھلایا جائے یہ سب صورتیں جائز ہیں۔

مسئلہ: عوام میں یہ بہت مشہور ہے کہ عقیقہ کا گوشت بچے کے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی نہیں کھا سکتے یہ بھی محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

مسئلہ: اس کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا ہے۔

مسئلہ: لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کے بدلے میں ایک ہی بکری ذبح کی تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ: عقیقہ میں جانور ذبح کرتے وقت ایک دعا پڑھی جاتی ہے اسے پڑھ سکتے ہیں، مگر بغیر پڑھے بھی عقیقہ ہو جائے گا۔

عیدین کا بیان

الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیدین کی راتوں میں قیام کرے اس کا دل نہ مرے گا، جس دن لوگوں کے دل مریں گے۔ (ابن ماجہ)

الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص پانچ راتوں میں شب بیداری کرے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں راتیں اور عید الفطر کی رات اور شعبان کی پندرہویں رات یعنی شب برات۔

الحدیث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس زمانے میں اہل مدینہ سال میں دو دن خوشی کرتے

تھے (مہرگان و نیروز) فرمایا یہ کیا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی جاہلیت میں ہم ان دنوں میں خوشی کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے ان کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن تمہیں عطا فرمائیں، عید اضحی اور عید الفطر کے دن۔ (ابوداؤد)

الحدیث: نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے مگر عید اضحی کے دن نہ کھاتے جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

الحدیث: حضور سید عالم ﷺ عید کو ایک راستہ سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس ہوتے۔ (ترمذی)

عیدین کے مستحبات

عید کے دن یہ امور مستحب ہیں۔

- غسل کرنا • مسواک کرنا • اچھے کپڑے پہننا
- انگوٹھی پہننا • خوشبو لگانا • حجامت بنوانا
- ناخن ترشوانا • عیدگاہ کو پیدل جانا
- ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستے سے آنا
- خوشی ظاہر کرنا • کثرت سے صدقہ دینا
- نماز عید کے لئے اطمینان و وقار کے ساتھ جانا
- عید الفطر میں نماز عید سے پہلے چند کھجوریں کھانا
- عید اضحیٰ میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا
- عید اضحیٰ کی نماز کے لئے جاتے وقت راستے میں بلند آواز سے تکبیر کہنا۔

تکبیر تشریق

۹ ر ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳ ر کی عصر تک ہر نماز پنج گانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب ہے اور تین بار افضل ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں اس کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

مسئلہ: تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے۔

مسئلہ: تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اقتدا کی ہو، اگرچہ وہ خود مسافر ہو۔

مسئلہ: عورتوں پر تکبیر تشریق واجب نہیں ہے۔

مسئلہ منفرد، یعنی جو تنہا نماز پڑھے اس پر تکبیر تشریق واجب نہیں، مگر منفرد کو بھی چاہیئے کہ وہ تکبیر کہہ لے۔

مسئلہ: امام نے اگر تکبیر نہ کہی تب بھی مقتدیوں پر تکبیر کہنا واجب ہے۔

قربانی کا طریقہ و دعا

جانور کو پہلے بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی طرف اس کا منہ ہو اور ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے ذیل کی دعا پڑھ کر جلد ذبح کر دے:

اِنِّی وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَمِنْکَ۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ بعد ذبح کے اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو یہ دعا پڑھے: **اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر دوسرے کی طرف سے ذبح کیا ہے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فُلَاں کہے (یعنی اس کا نام لے) اور اگر جانور مشترک ہو تو فلاں کی جگہ سب شرکاء کا نام لے۔

عقیقہ کی دعا

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھی جائے **اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ اِبْنِیْ فُلَاں** کی جگہ اپنے لڑکے کا نام لے اور (اگر دوسرا ذبح کرے تو لڑکے اور لڑکے کے باپ کا نام لے) **دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر ذبح کر دے، عقیقہ ہو جائے گا۔ اگر عقیقہ لڑکی کا ہے تو فلاں بنت فلاں کہے اور جس جگہ ہٖ ہے وہاں ھَا کہے۔ اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو فقط **بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہہ کر ذبح کر دے، عقیقہ ہو جائے گا۔

کیا آپ جانتے ہیں۔۔۔۔؟

- کسی بدمذہب سے جانور ذبح کرانے سے جانور حرام ہو جاتا ہے۔
- اگر قربانی شرکت میں ہو رہی ہے تو تمام شرکاء کا سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے، اگر ایک بھی بدمذہب اس میں شامل ہو جائے تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔
- جو شخص ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ، یعنی ایام قربانی میں جب بھی صاحب نصاب ہو جائے گا اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔
- عقیقہ کا گوشت نانا، نانی، دادا، دادی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ نہیں کھا سکتے محض غلط ہے۔
- ذبح کے وقت اگر گردن جسم سے جدا ہو جائے تو بھی جانور حلال ہے۔ البتہ قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔
- اگر بڑے جانور میں قربانی شرکت میں ہو رہی ہے تو اس میں عقیقہ کی شرکت بھی ہو سکتی ہے۔
- بقرعید کے دن مستحب ہے کہ صبح میں سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھائے لیکن اس دن روزے کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ اس دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

عقیقہ کی دُعا

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت یہ دُعا پڑھی
جائے اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَةُ اِبْنِی فُلَاں
کی جگہ اپنے لڑکے کا نام لے (اور اگر دوسرا ذبح کرے تو لڑکے
اور لڑکے کے باپ کا نام لے) پھر یہ دُعا پڑھے۔
دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ
وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً
لِاِبْنِی مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کردے عقیقہ
ہوجائیگا۔ اگر عقیقہ لڑکی کا ہے تو فلاں بنت فلاں کہے اور جس جگہ ہٖ
ہے وہاں ھَا کہے۔ اگر یہ دُعا یاد نہ ہو تو فقط بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہہ کر ذبح کردے، عقیقہ ہوجائے گا۔

قربانی کا طریقہ و دُعا

جانور کو پہلے بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ قبلہ کی طرف اس کا مُنہ ہو اور ذبح کرنے والا اپنا داہنا پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری سے ذیل کی دُعا پڑھ کر جلد ذبح کر دے۔

اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ وَ مِنْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔ بعد ذبح کے اگر قربانی اپنی طرف سے ہو تو یہ دُعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اگر دُوسرے کی طرف سے ذبح کیا ہے تو مِنِّیْ کی جگہ مِنْ فُلَاں کہے۔ (یعنی اس کا نام لے) اور اگر جانور مشترک ہو تو فُلاں کی جگہ سب شرکاء کا نام لے۔ (نوٹ، قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو نہ دیں)